اچھی اور بُری

موت

23-June-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو ! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دُرُود پاک کی فضیلت

بَحر و بَر کے بادشاہ، دوعالَم کے شَہَنشاہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے:

مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰہَ فِیْہِ، وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّہِمْ اِلَّا کَانَ عَلَیْہِمْ تِرَۃً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَہُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَہُم

جو لوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھتے ہیں، جس میں نہ تو وہ اللہ پاک کا ذِکر کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرودِ پاک پڑھتے ہیں، تو (قیامت کے دن) وہ مجلس اُن کے لئے باعثِ حسرت ہوگی۔ لِہٰذا اللہ پاک چاہے تو اُنہیں عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم: **اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ** سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[2] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! سورۂ بقرہ قرآنِ کریم کی دوسری اور سب سے بڑی سُورت ہے، اس میں 40 رکوع اور 286 آیات ہیں، یہ مبارک سُورت پہلے سپارے سے شروع ہو کر تیسرے سپارے کے نصف سے کچھ پہلے مکمل ہوتی ہے، اس سورتِ مبارکہ میں اللہ پاک نے پچھلی اُمّتوں کے حالات بیان فرمائے، نماز اور قبلہ کے اَحْکام، روزہ، حج، زکوٰۃ، نکاح طلاق وغیرہ کے اَحْکام ذِکْر فرمائے اور اس کے عِلاوہ بھی بہت اَہَم اَہَم مضامین اس سورتِ

[1] ... ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی القوم یجلسون ولا یذکرون اللہ، ۵/۲۴۷، حدیث: ۳۳۹۱
[2] ... جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

پاک میں شامِل ہیں، امام جلال الدین سیوطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سورۂ بقرہ میں ایک ہزار اَوَامِر (یعنی اَحْکام) اور ایک ہزار نَوَاہِی (یعنی ممانعت کے اَحْکام) ہیں،[1] اِن ایک ہزار اَحْکام میں سے ایک حکم وہ ہے جو سورۂ بقرہ کی آیت: 281 میں دیا گیا، ارشاد ہوتا ہے:

وَ اتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾

(پارہ3، سورۃ البقرۃ:281)

ترجمہ کنزُالعِرفان: اور اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر ہر جان کو اس کی کمائی بھرپور دی جائے گی اور ان پر ظلم نہیں ہوگا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: یہ آیت قرآنِ کریم کی آخری آیت ہے جو سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازِل ہوئی۔ ایک قول کے مطابق اس آیت کے نازِل ہونے کے بعد پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صِرف 21 دِن دُنیا میں تشریف فرما رہے۔[2]

اس آیتِ مقدسہ میں اللہ پاک نے اُس دِن سے ڈرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے، جس دِن ہم نے اللہ پاک کی طرف لوٹنا ہے۔ یہ اللہ پاک کی طرف لوٹنے کا دِن کونسا ہے؟ اس بارے میں مُفَسِّرِینِ کرام کے 2 اَقْوال ہیں: **پہلا قول:** وہ دِن کہ جب حضرت عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائیں گے، رُوح قبض ہو گی اور ہمیں غُسل و کفن دے کر اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے گا۔ اور **دوسرا قول:** وہ دن جب یہ زمین تانبے کی زمین میں بدل دی جائے گی، آسمان لپیٹ دیا جائے گا، سُورج سَوا مِیْل پر رِہ کر آگ برسا رہا ہو گا اور قیامت تک

1... تفسیر قُطفُ الْاَزْھَار، سورۂ بقرہ، صفحہ: 157۔

2... تفسیر خازن، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت: 281، جلد: 1، صفحہ: 213۔

آنے والے تمام انسانوں کو دوبارہ زِندہ کر کے میدانِ حشر میں جمع کر دیا جائے گا، یہ دِن سخت ہولناک ہو گا۔ یہ وہ 2 دِن ہیں، جن سے ڈرنے کا اللہ پاک نے ہمیں حکم ارشاد فرمایا۔[1]

لوگ غفلت میں ہیں

اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَ هُمْ فِیْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۚ۝۱ (پارہ 17، سورۃ الانبیا:1)

ترجمہ کنزُالعِرفان: لوگوں کا حساب قریب آگیا اور وہ غفلت میں منہ پھیرے ہوئے ہیں۔

سُلطان العارِفِین، حضرت شیخ سلطان باہُو رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اے دُنیا کے طلب گار!** تُو نے اللہ پاک کی محبت، آخرت کی نعمتیں، جنّت کی ہمیشہ رہنے والی خوشیوں بھری پُرسکون زِندگی کے بدلے دُنیا کی عارِضی، فانی عیش و عِشْرت کو اپنا لیا، تجھے یہ مشورہ اور تسلی کس نے دی کہ تُو نے ایسا نقصان کا سودا کیا، تیری یہ دُنیوی زِندگی کیا ہے؟ یہ تو ایسے گزر جائے گی جیسے پانی میں پتاسا (یعنی بتاشا ایک قسم کی مٹھائی جو چینی سے بنتی ہے) گُھل جاتا ہے، پھر تجھے تنگ و تاریک قبر میں لِٹا دِیا جائے گا جہاں تُو کَروَٹ بھی نہیں بدل سکے گا، پھر مالکِ حقیقی یعنی اللہ پاک تجھ سے ایسا حساب طلب کرے گا جس میں مَعْمُولی سی بھی کمی بیشی نہیں ہو گی تجھے زندگی کے ایک ایک لمحہ کا حساب دینا پڑے گا۔[2]

اے عاشقانِ رسول! غور فرمایئے! وہ کیسا بے بسی کا دِن ہو گا، کیسی بے کسی ہو گی، ہم

1...حاشیہ شیخ زادہ مع بیضاوی، پارہ:3، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:281، جلد:2، صفحہ:676۔
2...ابیاتِ باہُو، صفحہ:325، ملخصاً۔

کتنے لاچار ہوں گے جب **مَلَکُ الْمَوت** عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائیں گے، سانس اٹکے گی، آخری ہچکی آئے گی اور رُوح جسم سے جُدا ہو جائے گی۔ آہ! اس دِن نہ کسی بادشاہ کی بادشاہی اسے بچا سکے گی، نہ کسی غریب کی غُربت پر ترس کھایا جائے گا، نہ کسی کا زور چل سکے گا، نہ کسی کمزور کی کمزوری کا عُذر مانا جائے گا۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطار قادِری** رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ آخرت کی یاد سے مالا مال پیغام دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

جب فرشتہ موت کا چھا جائے گا
پھر بچا کوئی نہ تجھ کو پائے گا

دُنیا میں رِہ جائے گا یہ دبدبہ
زور تیرا خاک میں مِل جائے گا

تیری طاقت، تیرا فَن، عہدہ ترا
کچھ نہ کام آئے گا سرمایہ ترا

قبر روزانہ یہ کرتی ہے پُکار
مجھ میں ہیں کیڑے مکوڑے بے شُمار

یاد رکھ میں ہوں اندھیری کوٹھڑی
تجھ کو ہو گی مجھ میں سُن وحشت بڑی

میرے اندر تُو اکیلا آئے گا
ہاں! مگر اَعمال لیتا آئے گا

سانپ بچھو قبر میں گر آگئے
کیا کرے گا بے عمل گر چھا گئے؟

گورِ نیکاں باغ ہو گی خلد کا
مجرموں کی قبر دوزخ کا گڑھا

کر لے توبہ رَبّ کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نصیحت کے لئے موت کافی ہے

اے عاشقانِ رسول! اگر ہم صحیح معنوں میں موت سے ڈرنے والے بن جائیں تو یقین

1...وسائل بخشش، صفحہ: 711-712۔

مانیے! ہماری زِندگی میں نکھار آجائے، ہماری زِندگی نیکیوں بھری ہو جائے، دِل میں گُناہوں سے نفرت پیدا ہو جائے، مسجدیں آباد ہو جائیں، گُناہوں کے اَڈّے ویران ہو جائیں، نہ کوئی گالیاں بکنے والا رَہے، نہ لڑائی جھگڑے ہوا کریں، نہ تجارت میں ہیرا پھیری ہو، نہ سُود کی لعنت باقِی رہے۔ غرض؛ ہمارا مُعَاشَرہ ایک مِثَالِی مُعَاشَرہ بَن سکتا ہے مگر کب...!! جب ہر کوئی اُس دِن سے ڈرنا شروع کر دے، جس دِن ہم پر موت طارِی ہو گی، جس دِن ہماری رُوح نکال لی جائے گی، جس دِن ہم سب کچھ دیکھ رہے ہوں گے مگر بول کچھ نہیں پائیں گے، ہمیں غُسْل دیا جا رہا ہو گا، ہمیں کفن پہنایا جا رہا ہو گا، آہ! صد آہ...!! ہمیں اندھیری قبر میں اُتارا جا رہا ہو گا، خُدا کی قسم! اگر ہم واقعی اُس دِن سے ڈرنا شروع کر دیں تو ہمارا جینے کا انداز یکسر بدل جائے۔ اللہ پاک کے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کَفٰی بِالْمَوْتِ وَاعِظًا نصیحت کے لئے موت ہی کافِی ہے۔[1] ایک مرتبہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا اَور دِل کی سختی کی شکایت کی، سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِطَّلِعْ فِی الْقُبُوْرِ وَاعْتَبِرْ بِالنُّشُوْر قبروں کے حالات پر غور کیا کرو اور مرنے کے بعد اُٹھنے سے عبرت لیا کرو...!![2]

یہ ہے دِل کی سختی کا اَصْل علاج، دِل پر میل چڑھ گئی ہو، دِل گُناہوں پر دلیر ہو گیا ہو، نیکیوں میں دِل نہ لگ رہا ہو تو چاہئے کہ بندہ قبرستان جایا کرے، قبروں کو دیکھا کرے، اپنے عزیز رشتے دار، دوست احباب، پڑوسی، محلے دار، ارد گرد اُٹھنے بیٹھنے والے، جو اَب اس دُنیا میں نہیں رہے، ان کے متعلق غور کرے، اِن کی صُورت کا تصور باندھے، یاد

1...شُعَبُ الْاِیْمَان، باب: الزہد وقصر، صفحہ: 353، جلد: 7، حدیث: 10556۔
2...شُعَبُ الْاِیْمَان، باب: الصلاۃ علی من مات، صفحہ: 16، جلد: 7، حدیث: 9292۔

کرے! یہ سب زِندہ تھے، کھاتے پیتے تھے، باتیں کرتے تھے، چلتے پھرتے تھے، ان کی بھی خواہشات تھیں، ان کے بھی دُنیا میں بڑے بڑے خواب تھے مگر موت نے ان کی ساری خواہشات، سارے خواب خاک میں ملا دیئے، آج یہ قبر میں ہیں اور عنقریب مجھے بھی اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے گا۔

ایک نہایت ظالم حکمران ہوا ہے: حجاج بن یُوسُف۔ اس کی فوج کا ایک سپہ سالار تھا، جس کا نام تھا: مُہلِب۔ ایک دِن مُہلِب ریشمی کپڑے پہنے، اکڑ کر تکبر سے چَل رہا تھا، حضرت مُطَرِّف بِنْ عبد اللہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسے یُوں تکبر کی چال چلتے دیکھا تو دِل میں نیکی کی دعوت کا جذبہ بیدار ہوا، چنانچہ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مُہلِب کے قریب تشریف لائے اور فرمایا: اے بندۂ خُدا! چلنے کا یہ انداز اللہ پاک کے ناپسندیدہ لوگوں کا اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دُشمنوں کا ہے۔

مُہلِب بھلا فوج کا سپہ سالار تھا، عہدے اور منصب کا نشہ اس کے سَر پر جادُو کی طرح سُوار تھا، جب اس نے دیکھا کہ ایک شخص اسے نصیحت کر رہا ہے تو تیوَر چڑھا کر بولا: جانتے ہو میں کون ہوں؟ حضرت مُطَرِّف بِنْ عبد اللہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ماشَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! زِندہ دِل تھے، آپ نے نرمی سے ارشاد فرمایا: ہاں! جانتا ہوں تم کون ہو؛ اَوَّلُكَ نُطْفَةٌ مَذِرَةٌ تم پہلے ایک ناپاک نطفہ تھے، وَ آخِرُكَ جِيْفَةٌ قَذِرَةٌ انتہا میں تم ایک گندے مردار ہو جاؤ گے وَاَنْتَ بَيْنَ ذَالِكَ تَحْمِلُ الْعَذِرَةَ اور ان دونوں حالتوں کے درمیان تم پیٹ میں گندگی اُٹھائے ہوئے ہو۔ یہ سُن کر مُہلِب کی عقل ٹھکانے آگئی، اُس نے تکبر والی چال تَرک کی اور

آگے روانہ ہو گیا۔[1]

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا تکبر کا نشہ، خود پسندی کا نشہ، طاقت و قُوَّت، عہدے اور منصب کا گھمنڈ، مال و دولت کا نشہ ہمارے سَر سے اُتر سکتا ہے، اگر ہم اُس دِن سے ڈرنا شروع کر دیں، جس دِن ہم نے پلٹ کر اپنے ربّ کی طرف حاضِر ہونا ہے۔ اللہ پاک قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَاۤ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾

(پارہ 30، سورۃ عبس: 17-22)

ترجمہ کنز العرفان: آدمی مارا جائے، کتنا ناشکرا ہے وہ۔ اللہ نے اسے کس چیز سے پیدا کیا ہے؟ ایک بوند سے اسے پیدا فرمایا، پھر اسے طرح طرح کی حالتوں میں رکھا۔ پھر راستہ آسان کر دیا اسے۔ پھر اسے موت دی پھر اسے قبر میں رکھوایا۔ پھر جب چاہے گا اسے باہر نکالے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

ہماری غفلت اور موت

اے عاشقانِ رسول! کبوتر مشہور پرندہ ہے، اس کی عادت ہے یہ بلی کو دیکھ کر آنکھیں بند کر لیتا ہے اور سمجھتا ہے میں بِلّی سے چھپ گیا ہوں لیکن جب بلی اسے اپنے نوکیلے پنجوں میں پکڑتی ہے تو حقیقت پتا چلتی ہے مگر

اب پچھتائے کیا ہوَت جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت

کبوتر کے اس عمل کو "تجاہُلِ عارِفانہ (جان بوجھ کر جاہِل بننا)" کہتے ہیں۔ کم و بیش موت

1...مکاشفۃ القلوب (مترجم)، صفحہ: 323۔

کے مُعَاملے میں ہمارا بھی کچھ ایسا ہی حال ہے۔ موت سے متعلق 3 باتیں ہیں جنہیں ہم جانتے بھی ہیں، مانتے بھی ہیں اور دِل سے اِن پر یقین بھی رکھتے ہیں، پھر بھی اَکْثَر لوگ اس سے غفلت کرتے ہیں۔

۞ ہم یقین رکھتے ہیں کہ موت ہر ایک کو آئے گی، کوئی امیر ہے یا غریب، فقیر ہے یا بادشاہ، کوئی نیک ہے یا گنہگار، تہجد گزار ہے یا نمازوں میں سستی کا شِکار، کوئی عہدے دار ہے یا بے روز گار، غرض؛ ہر ایک کو موت آنی ہی آنی ہے، کوئی بھی موت کے شکنجے سے چھٹکارا نہیں پا سکتا، حتّٰی کہ انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کی بار گاہوں میں بھی موت نے حاضِری دی، ہاں! انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کی اور ہماری موت میں زمین آسمان کا فرق ہے، سیدی اعلیٰ حضرت اِمامِ اہلسنت مولانا شاہ اِمام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں:

انبیاء کو بھی اَجَل آنی ہے | مگر ایسی کہ فَقَط آنی ہے [1]

یعنی یقیناً انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کی بار گاہ میں بھی موت نے حاضِری دی مگر اُن کی موت فقط آنی (یعنی لمحے بھر کی) ہے، اس کے بعد پھر انہیں پہلے جیسی ہی زِندگی عطا کر دی جاتی ہے۔ قرآنِ مجید میں کئی بار ارشاد ہوا:

كُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ الۡمَوۡتِ ۟ قف (پارہ21، سورۂ عنکبوت:57)

ترجمہ کنزُالعِرفان: ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔

یہ بات ہم جانتے ہیں، مانتے ہیں، دِل سے اس پر یقین بھی رکھتے ہیں مگر ہمارا جینے کا انداز ایسا ہے کہ جیسے ہم نے ہمیشہ ہی اس دُنیا میں رہنا ہے۔ امام حسن بصری رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ ایک دفعہ مُلکِ رُوم تشریف لے گئے، وہاں آپ نے ایک عجیب منظر دیکھا؛ جنگل میں

1...حدائقِ بخشش، صفحہ:372۔

ایک جگہ اعلیٰ قسم کے ریشمی کپڑے کا خوبصورت خیمہ بنا ہوا ہے اور خیمے کے ارد گرد اسلحہ اٹھائے فوجی کھڑے ہیں، ان فوجیوں نے اپنی زبان میں کچھ کہا اور چلے گئے، پھر مُلک کے بڑے بڑے عُلَما اور مشائخ آئے، انہوں نے بھی خیمے کے پاس کھڑے ہو کر کچھ کہا اور چلے گئے، پھر مُلک کے بڑے بڑے حکیم، طبیب اور ڈاکٹر وہاں پہنچے، انہوں نے بھی خیمے کے پاس کھڑے ہو کر کچھ کہا، پھر چلے گئے، پھر بادشاہ اور وزیر آئے، یہ بھی کچھ دیر خیمے کے پاس رُکے، کچھ کہا اور چلے گئے، امامِ حسن بصری رَحمۃُاللہِعَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ دیکھ کر مجھے بڑی حیرانی ہوئی، میں نے کسی سے پُوچھا کہ یہ کیا مُعَاملہ ہے؟ تو بتانے والے نے بتایا: بادشاہ کا ایک خوبصورت، نوجوان لڑکا تھا، اس کا انتقال ہو گیا، وہ اس خیمے میں دفن ہے، ہر سال جب اس کی وفات کا دن آتا ہے تو سب اسی طرح یہاں جمع ہوتے ہیں، پہلے فوجی خیمے کے پاس آتے اور کہتے ہیں: اے بادشاہ کے بیٹے! اگر جنگ کے ذریعے موت کو ٹالا جا سکتا تو ہم اپنی جان پر کھیل کر بھی آپ کو بچا لیتے، پھر علما آکر کہتے ہیں: اے بادشاہ کے بیٹے! اگر علم کے ذریعے موت کو روکا جا سکتا تو ہم ضرور آپ کو بچا لیتے، پھر ڈاکٹرز آتے اور کہتے ہیں: اے بادشاہ کے بیٹے! اگر موت کا کوئی عِلاج ممکن ہوتا تو ہم ضرور آپ کا علاج کر لیتے، آخر میں بادشاہ اور وزیر آکر کہتے ہیں: بیٹا! ہم نے تجھے بچانے کی بہت کوشش کی مگر موت کو کون ٹال سکتا ہے؟ اب آیندہ سال تک تجھ پر ہمارا سلام ہو۔

امام حَسَن بصری رَحمۃُاللہِعَلَیْہ نے جب یہ سُنا تو آپ نے پختہ نیت کر لی کہ اب زِندگی بھر نہیں ہنسوں گا اور جب تک دُنیا میں ہُوں فکرِ آخرت ہی میں مَصرُوف رہوں گا۔[1]

1...تذکرۃُ الاَوْلیَاء، صفحہ:17۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

❀ اسی طرح ہم یہ بھی جانتے، مانتے ہیں کہ مَوْت اسباب کی محتاج نہیں ہے، موت تو اللہ پاک کے حکم سے آتی ہے، موت حادثاتی نہیں ہے، ہم اپنے اعتبار سے دیکھیں تو موت اچانک آتی ہے، اچھے بھلے آدمی کو بیٹھے بیٹھے **Heart attack** (ہارٹ اٹیک) ہوتا ہے اور وہ موت کے گھاٹ اُتر جاتا ہے، دورانِ سَفَر اچانک ایکسیڈنٹ (**Accident**) ہوتا ہے اور بندہ موت کی آغوش میں جا پہنچتا ہے، یہ اچانک موت ہی ہے مگر موت کا یُوں اچانک ہونا ہمارے اعتبار سے ہے، حقیقتاً دیکھا جائے تو ہماری موت کا وقت، ہماری پیدائش سے بھی پہلے کا مقرر ہے، کس کو، کس سال، کس مہینے، کس دن، کس وقت، کس لمحے، کس حال میں، کہاں موت آنی ہے، اللہ پاک کے ہاں یہ سب کچھ طے ہے، ہم یہ بات جانتے بھی ہیں، مانتے بھی ہیں، جب کہیں تعزیت کے لئے جانا ہوتا ہے تو ہم خود اپنی زبان ہی سے کہہ رہے ہوتے ہیں: جو اللہ پاک کا حکم، جیسے اللہ پاک کی مرضی، آئی موت کو کون ٹال سکتا ہے، سب نے باری باری اس دُنیا سے جانا ہی ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس کے باوُجُود ہم خود کو جھوٹی تسلیاں دینے کی کوشش کرتے ہیں مثلاً: فُلاں کا کولیسٹرول (**Cholesterol**) بڑھا ہوا تھا، فلاں کو تَو شوگر (**Sugar**) تھی، فُلاں بیمار رہتا تھا، مجھے تو ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے، فُلاں گاڑی بہت تیز چلایا کرتا تھا، اس لئے اس کا حادِثہ (**Accident**) ہو گیا، میں تو بڑی احتیاط سے گاڑی چلاتا ہوں، وغیرہ وغیرہ۔

آہ! موت صِرف بوڑھوں کے لئے نہیں ہے، موت جوانوں بلکہ بچوں کو بھی آتی ہے، موت صِرف بیماروں کے لئے نہیں ہے، موت تندرُست کو بھی آتی ہے، موت صِرف

کمزور کے لئے نہیں ہے، موت پہلوانوں کو بھی آتی ہے، موت صِرْف غریبوں کے لئے نہیں ہے، موت امیروں کو بھی آتی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

❁ **اے عاشقانِ رسول!** ہر مسلمان جانتا، مانتا اور دِل سے یقین رکھتا ہے کہ موت آجانے سے قِصّہ تمام نہیں ہو جائے گا بلکہ موت کے بعد بھی زِندگی ہے، جب ہمیں قبر میں اُتار دیا جائے گا تو قبر میں نکیرَیْن (سُوال پوچھنے والے فرشتے) بھی آئیں گے، ہم سے قبر میں سُوالات بھی ہوں گے، پھر حَشْر میں بھی اُٹھایا جائے گا، جہاں ہم سے ایک ایک نعمت کے متعلق سُوال کیا جائے گا۔ ہم یہ سب جانتے ہیں مگر آہ غفلت...!! ہم یہ سب جانتے ہوئے بھی اس سے انجان بنتے اور غفلت کا شِکار رہتے ہیں۔ آہ! دِن رات گُناہوں کا سلسلہ جاری ہے، اس کے باوُجود نہایت بے باکی کے ساتھ کہتے ہیں: مولانا! جو ہو گا دیکھا جائے گا...! اللہ پاک بڑا مہربان، رحم فرمانے والا ہے۔

ہاں! ہاں...!! بے شک اللہ پاک بڑا مہربان ہے، بے شک اللہ پاک بہت رحم فرمانے والا ہے، مگر یاد رکھئے! اللہ پاک ہی کا فرمان ہے:

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِیْدٌ ﴿۱۲﴾ (پارہ30، سورۃ البروج:12)	ترجمہ کنزُالعِرفان: بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔

ہاں! ہاں! یہ فرمان بھی اللہ رحمٰن ورحیم ہی کا ہے کہ

اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ وَ اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۹۸﴾ (پارہ7، سورۃ المائدۃ:98)	ترجمہ کنزُالعِرفان: جان رکھو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا بھی ہے اور اللہ بخشنے والا، مہربان بھی ہے۔

اور یہ بھی اُسی رحمٰن و مہربان ربّ نے فرمایا ہے کہ

اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۵۶﴾ (پارہ8، سورۃ الاعراف:56)	ترجمہ کنزُالعِرفان: بیشک اللہ کی رحمت نیک لوگوں کے قریب ہے۔

والِدِ اعلیٰ حضرت مولانا نقی علی خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے چند فرامین کا خلاصہ ہے: فُضُولیات میں زِندگی کے قیمتی لمحات گزارنا اور آخرت میں انعامات کی اُمّید رکھنا، گُناہ کرنا اور نجات کی توقع کرنا حماقت نہیں تو اَور کیا ہے؟ اگرچہ اللہ پاک کی رحمت و عنایت نہ ہو تو کوئی عَمَل کام نہیں آتا مگر اللہ پاک کی رحمت و عِنَایَت ہوتی اُسی پر ہے جو نیک عمل کرتا ہے، جو آج دوزَخ کی طرف چلتا ہے، دوزَخ کے قریب ہوتا اور جنَّت میں لے جانے والے اَعْمَال سے دُور رہتا ہے، کل روزِ قیامت اگر جنت کی طرف جانا چاہے گا، جانے نہ دیا جائے گا، اس وقت اپنی نادانی کو تسلیم کرے گا اور اِس زِندگی کی قدر سمجھے گا، مگر اُس وقت جاننا محض بے کار ہے۔ اے عزیز! اگر تجھے عِبَادت و ریاضت کی توفیق ملی ہوئی ہے تو یہ تیری نجات کی علامت ہے اور اگر تُو سستی اور غفلت میں مبتلا ہے تو جان لے کہ تقدیر میں تیرے لئے خرابی لکھی ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اچھی اور بُری موت

اے عاشقانِ رسول! موت سے متعلق ایک بات جو ہم نہیں جانتے، وہ یہ کہ کتنے ایسے بدنصیب ہیں جنہیں گُناہ کرتے کرتے، شراب کی حالت میں، فلمیں دیکھتے ہوئے،

1...جواہر البیان، صفحہ:35-36 بتغیر قلیل۔

گانے باجے سُنتے ہوئے، سُودی کاروبار کرتے ہوئے، بندوں کی حق تلفیاں کرتے ہوئے عبرتناک موت آتی ہے اور کئی ایسے خوش نصیب بھی ہیں کہ جنہیں نیکیاں کرتے ہوئے، سجدے کی حالت میں، تلاوت کرتے ہوئے، نعت شریف پڑھتے ہوئے، اعتکاف کی حالت میں، مسجد میں جاتے ہوئے، طوافِ کعبہ کرتے ہوئے، سَفَرِ حج کے دوران اچھی اور قابلِ رَشک موت آتی ہے، آہ! ہم نہیں جانتے کہ ہماری موت عبرتناک ہو گی یا قابلِ رشک ہو گی، ہم نیکیاں کرتے ہوئے دُنیا سے رخصت ہوں گے یا گُناہ کی حالت میں موت کے گھاٹ اُتَر جائیں گے، ہائے! ہائے! نہ جانے موت کے وقت نزع کی حالت میں ہمارے ساتھ آسانی والا مُعَاملہ کیا جائے گا یا سخت شِدَّت کے ساتھ رُوح بدن سے کھینچ لی جائے گی، آہ! ہماری قبر میں پھول کھلیں گے یا آگ سُلگا دی جائے گی، ہماری قبر کو حدِّ نِگاہ تک وسیع کر دیا جائے گا یا اتنی تنگ ہو جائے گی کہ پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست کر ڈالے گی، آہ! افسوس...! ہم نہیں جانتے کہ ہماری قبر جنّت کے باغوں میں سے باغ بنے گی یا جہنّم کے گڑھوں میں سے گڑھا بنا دی جائے گی۔

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اچھی اور بُری موت کے تعلق سے 2 عبرتناک اَحادیث سنتے ہیں: (1): حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ عالی وقار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: نزع کے وقت آدمی کے پاس فرشتے آتے ہیں، اگر وہ شخص نیک ہو تو فرشتے کہتے ہیں: اے پاک رُوح! نکل...!! تو پاک جسم میں رَہی، اَب قابلِ تعریف ہو کر نکل، تیرے لئے راحت و مَسَرَّت اور پاکیزہ رِزْق کی خوشخبری ہے اور یہ بھی کہ تیرا ربّ تجھ سے ناراض نہیں ہے۔ فرشتے اسی طرح کہتے رہتے ہیں یہاں تک کہ

رُوح جِسْم سے جُدا ہو جاتی ہے،[1] (سُبْحٰنَ الله! مَعْلُوم ہوا مؤمن نیکوکار کی رُوح کو کھینچ کر نکالنے کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ وہ بشارتیں سُن کر خود بخود جسم سے نکل آتی ہے[2]) سرکارِ عالی وقار، دو عالم کے مالِک ومختار صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مزید فرمایا: پھر اس نیک بندے کی رُوح کو آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے، اُس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، آسمان کے فرشتے پوچھتے ہیں: یہ کون ہے؟ رُوح لے جانے والے فرشتے بتاتے ہیں: یہ فلاں ہے۔ آسمان والے فرشتے کہتے ہیں: مَرْحَبًا! پاک روح جو پاک جسم میں رہی، آجا...! تُو قابِلِ تعریف ہے، تیرے لئے راحت ومَسَرَّت اور پاک رِزْق کی خوشخبری ہے اور یہ کہ تیرا رَبّ تجھ سے ناراض نہیں ہے، ہر آسمان کے فرشتے یُوں ہی کہتے رہتے ہیں یہاں تک وہ رُوح الله پاک کی بارگاہ میں حاضِر کر دی جاتی ہے۔[3]

اے عاشقانِ رسول! الله پاک کے پیارے نبی، رَسُولِ ہاشمی صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے بیان کا سلسلہ آگے بڑھاتے ہوئے مزید ارشاد فرمایا: اور اگر آدمی بُرا ہو تو فرشتے کہتے ہیں: اے خبیث رُوح جو خبیث جسم میں رَہی، نکل! نکل...! تُو مَذَمَّت وملامت کی حق دار ہے، تیرے لئے کھولتے پانی، پیپ اور اس جیسے دیگر عذابوں کی بِشَارت ہے۔ فرشتے یہی کہتے رہتے ہیں، یہاں تک رُوح جسم سے جُدا ہو جاتی ہے، پھر اسے آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے، آسمان کے دروازوں پر دستک دی جاتی ہے، آسمان والے پوچھتے ہیں: یہ کون ہے؟

1...ابن ماجہ، کتاب: الزہد، باب: ذکر الموت، صفحہ: 690، حدیث: 4262۔
2...مرآۃ المناجیح، جلد: 2، صفحہ: 448۔
3...ابن ماجہ، کتاب: الزہد، باب: ذکر الموت، صفحہ: 690، حدیث: 4262۔

فرشتے کہتے ہیں: فُلاں ہے تو اس پر آسمان کے فرشتے کہتے ہیں: اس کے لئے مَرْحَبا نہیں ہے، یہ خبیث رُوح ہے جو خبیث جسم میں رہی، لوٹ جا ملامت کی ہوئی ہو کر، اس کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔ پھر اسے آسمان سے پھینکا جاتا ہے یہاں تک کہ قبر (یعنی مقامِ سِجّین جو ساتوں زمینوں کے نیچے ہے وہاں) پر پہنچ جاتی ہے۔[1]

(2): نَسَائی شریف کی حدیثِ پاک ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب مؤمن کی موت کا وقت آتا ہے تو رحمت کے فرشتے سفید ریشم لے کر آتے ہیں، کہتے ہیں: (اے رُوح) نکل! تُو اللہ سے راضی، تیرا ربّ تجھ سے راضی، اللہ پاک کی طرف سے راحتِ رُوحانی، پاکیزہ رِزْق والی ہو کر، اور اپنے رَبّ کی طرف چل کہ وہ تجھ سے راضی ہے۔ پس رُوح بہترین مشک کی خوشبو کی طرح نکلتی ہے، حتّٰی کہ فرشتے یہ رُوح ایک دوسرے کو دیتے ہیں[2] (یعنی جیسے لوگ جنازہ لے جاتے ہوئے کندھے بدلتے ہیں ایسے ہی رُوح کو آسمان پر لے جاتے ہوئے فرشتے ہاتھ بدلتے ہیں مگر تھک کر نہیں بلکہ اِظْہارِ عزّت کے لئے[3])، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: پھر اس رُوح کو آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے، آسمان والے کہتے ہیں: زمین کی طرف سے یہ کیسی پاکیزہ خوشبو آرہی ہے۔ پھر اُس رُوح کو دوسری مسلمان رُوحوں کے پاس لے جایا جاتا ہے، پیارے آقا، دو عالم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جیسے تم کسی گمشدہ شخص کے

1... ابن ماجہ، کتاب: الزہد، باب: ذکر الموت، صفحہ: 690، حدیث: 4262۔
2... نسائی، کتاب: الجنائز، صفحہ: 313، حدیث: 1830۔
3... مرآۃ المناجیح، جلد: 2، صفحہ: 451۔

آجانے سے خوش ہوتے ہو ایسے ہی مسلمان رُوحیں اس نئی آنے والی مسلمان رُوح کو دیکھ کر خوش ہوتی ہیں، وہ اس سے سُوال کرتی ہیں: فُلاں کیسا ہے؟ فلاں کیا کرتا ہے؟ پھر وہ رُوحیں کہتی ہیں: اسے کچھ دیر کے لئے چھوڑ دو یہ دُنیا کے غم میں تھا (یعنی ابھی یہ دُنیوی تکالیف سے اور نزع کی کیفیات سے گزر کر آیا ہے، اسے کچھ دیر آرام کرنے دو[1])، پھر یہ نئی آنے والی رُوح کہتی ہے: فُلاں بھی وفات پا گیا تھا، کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا؟ مسلمان رُوحیں کہتی ہیں: وہ تو ہاوِیَہ میں گیا[2] (یعنی وہ کافِر ہو کر مرا، لہٰذا کافِر رُوحوں کے مقام میں ہے)۔

سرکارِ ذی وقار، ہم بےکسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مزید ارشاد فرمایا: بے شک کافِر کی جب موت آتی ہے تو عذاب کے فرشتے اس کے پاس (دوزخ کا) ٹاٹ لے کر آتے ہیں، کہتے ہیں: (اے رُوح) نکل! تُو رَبّ سے ناراض، رَبّ تجھ سے ناراض، اللہ پاک کے عذاب کی طرف چل، تو کافر کی رُوح مردار کی سخت بدبُو کی طرح نکلتی ہے حتی کہ اسے زمین کے دروازے (یعنی مقامِ سِجّین میں جہاں کافِروں کی رُوحیں قید ہوتی ہیں،[3] وہاں) لاتے ہیں اور کہتے ہیں: یہ کیسی سخت بدبُو ہے، پھر اسے کافِروں کی رُوحوں کے پاس پہنچا دیا جاتا ہے۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ڈرو موت کے دِن سے...!!

اے عاشقانِ رسول! جب مُعَاملہ ایسا ہے، موت آنی ہی آنی ہے، ہر ایک کو آنی ہے،

1...مرآۃ المناجیح، جلد:2، صفحہ:451۔
2...نسائی، کتاب: الجنائز، صفحہ:313، حدیث:1830۔
3...مرآۃ المناجیح، جلد:2، صفحہ:452۔
4...نسائی، کتاب: الجنائز، صفحہ:313، حدیث:1830۔

ہمیں معلوم بھی نہیں کہ موت کب آئے گی، نہ جانے اگلی سانس بھی ہمیں نصیب ہو پائے گی یا نہیں، ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ موت کے ساتھ ہی قِصّہ ختم نہیں ہو جائے گا بلکہ اس کے بعد بھی زِندگی ہے اور اس زِندگی میں یا تو نیکیوں کی جزاء ملے گی یا گُناہوں کی سزا ہو گی اور آہ...!! ہم یہ بھی نہیں جانتے کہ نزع کے وقت اللہ پاک کی رَحمت سہارا دے گی، اس کے پیارے حبیب، دلوں کے طبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جلوہ گری ہو گی یا ہم گُناہوں کی نحوست میں گرفتار ہو کر بُری موت کا شِکار ہو جائیں گے۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب مُعَاملہ ایسا ہے تو کیا ہمیں اُس دِن سے ڈرنا نہیں چاہئے، کیا ہر وقت موت کا خوف دِل پر سُوار نہیں رِہنا چاہئے، بُخاری شریف کی حدیثِ پاک ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیم یعنی اعمال کا دار ومدار خاتمے پر ہے۔[1] امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: انسان کی موت اسی حالت پر آتی ہے، جس پر زِندگی گزارتا ہے اور روزِ قیامت اسی حال میں اُٹھایا جائے گا جس پر موت آئی ہو گی۔[2]

اے عاشقانِ رسول! غور فرمایئے! کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کی زِندگی نیکیوں میں گزرتی ہے اور انہیں موت بھی نیکیاں کرتے ہوئے ہی آتی ہے، جو سجدے کی حالت میں دُنیا سے جاتے ہیں، جو تلاوت کرتے ہوئے دُنیا سے جاتے ہیں، جو نعتیں پڑھتے ہوئے دُنیا سے جاتے ہیں، جن کی موت نیکی کی دعوت دیتے ہوئے آتی ہے، جن کو موت عِلْمِ دین سیکھتے ہوئے آتی ہے، جن کی موت راہِ خُدا میں سَفَر کرتے ہوئے آتی ہے اور سُبْحٰنَ اللہ! وہ کیسے خوش نصیب ہیں کہ موت کے وقت جن کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل جاتی ہے، اگر

1...بخاری، کتاب: القدر، صفحہ: 1617، حدیث: 6607۔
2...احیاء العلوم (مترجم)، جلد: 1، صفحہ: 507۔

اللہ پاک کی رحمت شامِلِ حال ہوئی تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! روزِ قیامت انہیں اسی حال میں اُٹھایا جائے گا مگر آہ! کتنے بدنصیب ہیں وہ لوگ جنہیں گُناہ کرتے ہوئے موت آتی ہے۔

اس سے عِبرت حاصِل کریں وہ لوگ جو شراب پیتے ہیں، اگر خدانخواستہ شراب پیتے ہوئے یا اس حال میں کہ ناپاک شراب پیٹ میں موجود ہوئی اور موت آگئی تو کیا بنے گا؟ خدانخواستہ اگر گانے سُنتے، فلمیں دیکھتے ہوئے موت آگئی تو کیا بنے گا؟ جو سُودی کاروبار کرتے یا کسی طرح سُودِی مُعَاملات میں مُلَوِّث ہوتے ہیں وہ غور کریں: اگر اسی حال میں موت آگئی تو کیا بنے گا؟ ناپ تول میں کمی کرنے والے، لوگوں کی حق تلفیاں کرنے والے، دوسروں کی جائیداد پر ناجائز قبضہ جما لینے والے، جھوٹی قسمیں کھانے والے، جھوٹ بولنے والے، غیبت کرنے والے، چغلیاں کھانے والے، لڑائی جھگڑا کرنے والے، دوسروں کو لڑوانے والے، محبتیں مٹانے والے، بے نمازی، روزہ نہ رکھنے والے، فرض ہونے کے باوُجُود زکوٰۃ نہ دینے والے، نیکیوں سے جی چُرانے اور خوب دِل کھول کر گُناہوں کا بازار گرم کرنے والے غور کریں: اللہ نہ کرے، اللہ نہ کرے، اللہ نہ کرے! اگر اسی حال میں، توبہ کئے بغیر، گُناہ کرتے ہوئے ہی موت آگئی تو ہمارا کیا بنے گا؟ آہ! کیسی قیامت ٹُوٹے گی...؟؟ اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا یٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِیْهَاۙ وَ هُمْ یَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْؕ اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ (۳۱)

ترجمہ کنزالعرفان: بیشک ان لوگوں نے نقصان اٹھایا جنہوں نے اپنے رب سے ملنے کو جھٹلایا یہاں تک کہ جب ان پر اچانک قیامت آئے گی تو کہیں گے: ہائے افسوس اس پر جو ہم نے اس

(پارہ7،سورۃ الانعام:31)	کے ماننے میں کوتاہی کی اور وہ اپنے گناہوں کے بوجھ اپنی پیٹھ پر لادے ہوئے ہوں گے۔ خبر دار، وہ کتنا برا بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ کافر جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کے سامنے نہایت بھیانک اور بہت بد بو دار صورت آئے گی، وہ کہے گی: تُو مجھے پہچانتا ہے؟ کافر کہے گا: نہیں۔ وہ بھیانک صُورت بولے گی: میں تیرا خبیث عمل ہوں، دنیا میں تُو مجھ پر سوار رَہا، آج میں تجھ پر سوار ہو جاؤں گا اور تجھے مخلوق میں رُسوا کروں گا، پھر وہ اس پر سوار ہو جائے گا۔ [1]

عُلَما فرماتے ہیں: قیامت کے دن کافر کا تو یہ حال ہو گا جبکہ دنیا میں کئے گئے برے اعمال مسلمان کے لئے بھی اُخروی نقصان کا سبب بن سکتے ہیں، چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: 4 آدمی ایسے ہیں کہ وہ جہنمیوں کی تکلیف میں اضافے کا سبب بنیں گے اور وہ کھولتے پانی اور آگ کے درمیان دوڑتے ہوئے ہلاکت و تباہی مانگتے ہوں گے، اُن میں سے ایک پر انگاروں کا صندوق لٹک رہا ہو گا، دوسرا اپنی آنتیں کھینچ رہا ہو گا، تیسرے کے منہ سے پیپ اور خون بہہ رہے ہوں گے اور چوتھا اپنا گوشت کھا رہا ہو گا۔ ان میں سے پہلا شخص جس کے سر پر انگاروں کا صندوق لٹک رہا ہو گا، اس کے بارے میں جہنمی کہیں گے: اس بد بخت کو کیا ہوا؟ اس نے تو ہماری تکلیف میں اضافہ کر دیا ہے، وہ بد نصیب شخص جواب دے گا: میں اس حال میں مَرا کہ میری گردن پر لوگوں کے اَموال کا بوجھ (یعنی قرض) تھا۔ دوسرا شخص جو اپنی آنتیں کھینچتا ہو گا، اس کے متعلق جہنمی کہیں گے: اس بد بخت کا کیا معاملہ ہے کہ یہ بھی ہماری تکلیف کو بڑھاتا

1... تفسیر طبری، پارہ:7، سورۂ اَنعام، زیرِ آیت: 31، جلد:5، صفحہ:178۔

ہے ؟ وہ بد نصیب کہے گا: میں کپڑوں کو پیشاب سے بچانے کی پرواہ نہیں کرتا تھا۔

اسی طرح جہنمی تیسرے شخص کے متعلق بات کریں گے، یہ وہ ہے جس کے منہ سے خون اور پیپ بہہ رہی ہو گی، یہ کہے گا: میں بُری باتوں کی طرف متوجہ ہو کر لذّت اُٹھاتا تھا۔ چوتھا شخص جو اپنا گوشت کھا رہا ہو گا، وہ کہے گا: میں غیبت کر کے لوگوں کا گوشت کھاتا اور چغلی کرتا تھا۔[1]

اے عاشقانِ رسول! موت کسی بھی وقت آ سکتی ہے، لہٰذا جھٹ پٹ (یعنی فوراً) گُناہوں سے توبہ کر کے، نیکیاں کرنے اور موت کے بعد والی زِندگی کے لئے تیاری شروع کر دینی چاہئے کہ جو نیکیوں میں مَصرُوف رہے، موت اور قبر و آخرت کے مُعَامَلات سے ڈرتا رہے، اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب، دلوں کے طبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو راضِی کرنے کی ہر دَم کوشش کرتا رہے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اُس کی اچھے حال میں موت آنے، قبر و آخرت کے مُعَامَلات میں آسانی ہونے اور اللہ پاک کی رحمت، اس کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت سے آخرت میں نجات پا کر جنّت میں پہنچ جانے کی پختہ اُمّید ہے۔ اللہ پاک نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝۳۰ (پارہ 24، سورۃ حم السجدۃ: 30)

ترجمہ کنزُالعِرفان: بیشک جنہوں نے کہا: ہمارا رب اللہ ہے پھر (اس پر) ثابت قدم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ تم نہ ڈرو نہ غم کرو اور اس جنت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

1... حلیۃ الاولیاء، جلد: 5، صفحہ: 190، رقم: 6786۔

اِبْنِ عَساکِر کی رِوایت ہے کہ جب حضرت ابو عبد اللہ رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کے والِدِ محترم کی وفات ہوئی، انہیں غسل دینے کے لئے تخت پر لٹایا گیا تو وہ ہنسنے لگے، چنانچہ لوگوں کو شُبہ ہوا کہ شاید یہ زِندہ ہیں، لہٰذا ڈاکٹر کو بلایا گیا، اس نے خوب اچھی طرح مُعائِنہ کرکے بتایا: یہ واقعی وفات پا چکے ہیں۔ چنانچہ دوبارہ انہیں تخت پر لِٹا کر غسل دینے لگے تو یہ پھر ہنسنے لگے، کئی بار ایسا ہی ہوا، آخر مشہور باکرامت ولی، حضرت فضل حُسَین رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ نے انہیں غسل دیا اور نمازِ جنازہ پڑھ کر دَفن کر دیا۔[1]

حضرت ثابِت بُنانی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ روزانہ ایک بار ختمِ قرآنِ پاک فرماتے تھے، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمیشہ دِن کو روزہ رکھتے اور ساری رات عبادت کیا کرتے تھے، جس مسجد کے قریب سے گزر ہوتا، اس میں دو رکعت (تحِیَّۃُالْمَسْجِد) ضرور پڑھتے۔ نماز اور تِلاوتِ قرآن کے ساتھ آپ رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کو خصوصی محبت تھی، آپ رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ پر ایسا کرم ہوا کہ رَشک آتا ہے، چنانچہ وفات کے بعد دورانِ تدفین اچانک ایک اینٹ سَرَک کر قبر کے اندر چلی گئی، لوگ اینٹ اُٹھانے کے لئے جب جھکے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ آپ رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں، آپ رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کے گھر والوں سے جب معلوم کیا گیا تو شہزادی صاحِبہ نے بتایا: والِدِ محترم رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ روزانہ دُعا کیا کرتے تھے: یَا اللہ! اگر تُو کسی کو وفات کے بعد قبر میں نماز پڑھنے کی سَعادت عطا فرمائے تو مجھے بھی مُشَرَّف فرمانا۔ منقول ہے: جب بھی لوگ آپ رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کے مزارِ پُر اَنْوار کے قریب سے گزرتے تو قبرِ اَنْور سے تِلاوتِ قرآن کی آواز آرہی ہوتی۔[2]

1...شرحُ الصُّدُور، صفحہ:156۔
2...حلیۃ الاولیاء، جلد:2، صفحہ:362-366 ملتقطاً۔

اللہ پاک ہم سب کو نیکیوں والی لمبی زِندگی عطا فرمائے اور کاش! اچھی، نیکیاں کرتے ہوئے بلکہ مدینہ منورہ میں، سبز سبز گنبد کے سائے میں، سنہری جالیوں کے سامنے، درودِ پاک پڑھتے ہوئے شہادت کی موت نصیب ہو اور جنّتُ الْبَقِیْع میں دَفن کے لئے دو گز زمین بھی نصیب ہو جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک عمل نمبر 47 کی ترغیب:

پیارے اسلامی بھائیو! موت کے بعد والی زِندگی کی تیاری کرنے اور نیکیوں بھری زِندگی گزارنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! پابندِ سُنَّت بننے، نیکیوں کا ذوق و شوق پانے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔ 12 دینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب ملے گا اور کیا پتا، جب ہم اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کے جذبے کے ساتھ نیکی کی دعوت عام کرنے میں مَصرُوف ہوں، اسی حال میں موت آجائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک کے فضل اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کرم سے وارے ہی نیارے ہو جائیں گے۔ شیخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ "72 نیک اعمال" کا رسالہ پُر (Fill) کرنے کا معمول بنا لیجئے، ان شاء اللہ اس کی بھی خوب برکتیں نصیب ہوں گی، 72 نیک اعمال میں سے ایک نیک عمل نمبر 47 یہ ہے کہ "کیا آج آپ نے چوک درس دیا یا سنا؟" چوک درس دعوت اسلامی کے 12 دینی کاموں میں سے ایک

دینی کام بھی ہے اس نیک عمل پر عمل کرنے کی برکت سے ایک تو ہم 12 دینی کاموں میں سے ایک کام کرنے والے بھی بن جائیں گے اور ساتھ ہی ہمیں علمِ دین حاصل کرنے کا موقع بھی مل جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيب ! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

شعبہ رابطہ برائے وکلاء:

وَکالت ہمارے مُعاشَرے کا اَہَم تَرِین شُعبہ ہے، عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں 80 سے زائد شُعبہ جات میں دِینِ اسلام کا پَیغام عام کررہی ہے، وہیں "وَکالت" سے مُنْسَلِک اَفراد کی اِصْلاح کے لیے "مَجْلِسِ وُکَلا و ججز" کے ذَرِیعے نیکی کی دَعوت پھیلارہی ہے اور انہیں دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اس مَدَنی مقْصَد "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشش کرنی ہے۔اِنْ شَآءَاللّٰه" کے مُطابِق زِندگی گُزارنے اور فکرِ آخِرت کرنے کا مَدَنی ذِہْن بھی بنارہی ہے۔

جوتے پہننے کی سُنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے رسالے "101 مدنی پھول" سے جوتے پہننے کے چند مَدَنی پھول سنتے ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (1) جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔(یعنی کم تھکتا ہے)(مُسلِم ص ۱۱۶۱، حدیث:۲۰۹۶) ☆ جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے ☆ پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر اُلٹا ☆ اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جب تم

میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتداء کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی اُلٹی) جانب سے اِبتِداء کرنی چاہیے تا کہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔ (بُخاری، ۴/۶۵، حدیث ۵۸۵۵)

﴿اعلان﴾

جوتے پہننے کی سنتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

1... اَفْضَلُ الصَّلاة، صفحہ: 151، خلاصۃً۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴾3﴿ رَحْمت کے ستّر (70) دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴾4﴿ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللہِ

عَلّامہ اَحْمد صاوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعْض بُزُرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام علیہم الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شَخْص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا

1...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ:65۔
2...قَوْلُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ:277۔
3...اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ:149۔

ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴾6﴿ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخْص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴾1﴿ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴾2﴿ گویا شَبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(حِلم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[4]

1...قَولُ البَدِیع، باب اَوَّل، صفحہ:125۔
2...الترغیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکر والدُّعَا، جلد:2، صفحہ:329، حدیث:30۔
3...مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد:10، صفحہ:254، حدیث:17305۔
4...تاریخ اِبْنِ عَسَاکِر، جلد:19، صفحہ:155، حدیث:4415۔

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 23 جون 2022ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

جوتے پہننے کی بقیہ سنتیں اور آداب

مَرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے ☆ کسی نے حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ انھوں نے فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردانی عورَتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (اَبُوداوٗد، ۴/۸۴، حدیث: ۴۰۹۹) ☆ جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں ☆ (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا "دولتِ بے زوال" میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آن کر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔ (سنی بہشتی زیور حصہ ۵ ص ۶۰۱)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆ رحمت الٰہی میں داخلے کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق "رحمت الٰہی میں داخلے کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

(اَللّٰھُمَّ) رَبِّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَ لِاَخِیۡ وَ اَدۡخِلۡنَا فِیۡ رَحۡمَتِكَ ۖ وَ اَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ ﴿۱۵۱﴾

(پارہ 9، الاعراف: 151)

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہمیں اپنی (خاص) رحمت میں

داخل فرمالے اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔(فیضانِ دعا، ص253)

(نوٹ: یہ قرآنی آیت ہے لفظ "اَللّٰهُمَّ" آیت کا حصہ نہیں ہے اسی لئے اسے بریکٹ میں لکھا گیا ہے)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب ! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہو اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9)رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نَمازوں کے اَوقات میں نَماز پڑھنے سے قبل نَماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟ (20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟ (21) صدائے مدینہ لگائی؟ (22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی

عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24) کم از کم ایک مَدَنی درس(مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یاسُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس(جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟(مسواک، گھر میں آناجانا، سوناجاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلِیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33) تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلٰوۃُاللَّیل ادا کی؟(34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟(35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلِیہ پڑھیں؟(36) اِنفِرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز(مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستِعمال تو نہیں کی؟(38) جھوٹ بولنے، غیبت وچُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟ (40) کسی ایک یا چند سے دُنیَوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورت میں(ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً(یعنیTemporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کردی؟(42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق ورِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔ (43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر(بلا مصلحتِ شَرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46) ہر جائز وعزّت والے کام سے پہلے بِسۡمِ اللّٰہ پڑھی؟(47) چوک درس دیا، یا سُنا ؟(48) اپنے والدین اور پیر ومُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51) کسی اِسلامی بھائی(خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللّٰہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشِش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللّٰہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کرکے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53) زبان کو فُضول اِستِعمال(یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے(یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55) عمامہ شریف باندھا؟(56) ماں باپ کا اَدب واِحتِرام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57)گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مُذاکَرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59)ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟(60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورَت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی احول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟(68)اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا اِمام مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد